© rasailojaraid.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

﴿اداریہ﴾

دینی مدارس کے لئے سوسائٹی رجسٹریشن ایکٹ میں ترمیم

اسناد کا مسئلہ اٹھانا اور غیر ملکی طلبہ کا اخراج امتیازی قوانین ہیں

رئیس التحریر : مولانا سید نصیب علی شاہ الہاشمی (ایم این اے)

دینی مدارس اسلامی جمہوریہ پاکستان کے عظیم دینی تعلیمی ادارے ہیں اور بحیثیت خیراتی ادارے بلا معاوضہ تعلیم وتعلم کا انتظام کرانے کے ساتھ ساتھ بہت سے رفاہی خدمات سرانجام دے رہے ہیں ان مدارس میں زیر تعلیم طلبہ وطالبات کی غالب اکثریت ان بچوں کا ہوتا ہے جو یتیم اور نادار ہوتے ہیں۔ملک کے اندر ایسے لاکھوں بچے اور بچیاں بغیر تعلیم کے بڑے ہو رہے ہیں اور دنیا بھر کے اندر حکومت پاکستان کی یہ حیثیت داغدار ہے جبکہ پرنٹ اور الیکٹرانک میڈیا کی آئے روز کی رپورٹیں اس کی گواہ ہیں۔بغیر تربیت کے بڑے ہونے والے بچے معاشرے کے لئے بھی وبال بنتے جا رہے تھے۔جن کی تربیت ان مدارس نے کر کے انہیں رجال کار بنایا اور تعلیم کو فروغ دینے میں مدد دی۔

ان مدارس کے فضلاء نے ان اسناد پر جامعہ الازہر مصر، الجامعۃ اسلامیۃ مدینہ منورہ، اکسفورڈ یونیورسٹی برطانیہ سمیت مختلف ممالک سے اعلیٰ تعلیم حاصل کر کے پی۔ایچ۔ڈی کی ڈگریاں حاصل کیں۔ان فضلاء نے آئین اور قانون سازی میں بحیثیت جید پارلیمنٹرین اپنی بہترین کارکردگی کے ذریعہ اپنی صلاحیتوں کا لوہا منوایا ہے۔یہ مختلف عدالتوں کے جج اور وکلاء ہیں۔مختلف سکولوں کے بچے اور یونیورسٹیوں میں اُستاد ہیں۔اندرون ملک اور بیرون ملک نظریہ پاکستان کے اشاعت وفروغ اور دفاع میں اہم کردار ادا کر رہے ہیں۔پاکستان کے لاکھوں مساجد اور دینی تعلیمی اداروں اور یتیم خانوں کو اپنی مدد آپ کے تحت قائم کر کے اس نظام کو بخوبی چلا رہے ہیں۔جن میں سالانہ بیس لاکھ طلبہ وطالبات مفت تعلیم حاصل کر رہے ہیں جبکہ تقریباً چودہ کروڑ عوام کے دینی ضروریات کا بوجھ حکومت سے ان اداروں نے اُٹھایا ہے۔خود حکومت بجلی اور پانی کی مد میں ان ساجد اور اداروں سے سالانہ کروڑوں روپے وصول کرتے ہیں۔ ان اسلامی این۔جی۔اوز نے اپنے دینی مدراس میں قائم یتیم خانوں کے اندر لاکھوں بچے اور بچیوں کے کفالت وتربیت کا انتظام کیا ہے جس کی مثال حکومت اور غیر اسلامی این۔جی۔اوز پیش نہیں کر سکتی۔

مدارس عربیہ کے اساتذہ وملازمین کی تنخواہیں اور زیر تعلیم طلبہ کے قیام وطعام کا بوجھ خزانے سے علماء نے اپنے کندھوں پر اُٹھایا ہے جو حکومت کے لئے ناممکن ہے جبکہ ابھی تک کسی میڈیا میں بھی یہ خبر سامنے نہیں آیا ہے کہ ان کے اساتذہ، ملازمین اور طلبہ نے ہڑتال کی ہو یا کوئی جلوس نکالا ہو۔جبکہ ان ہاں قناعت اور ایک سکون کا ماحول ہے جو سرکاری اداروں میں مفقود ہے۔اب ان پر رجسٹریشن کے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

قیودات لگانا ان کے رفتار میں رخنہ اور رکاوٹ ڈالنے کی ایک سازش ہے۔ جبکہ اسی فیصد (80%) مدارس 1860 ایکٹ کے تحت باقاعدہ رجسٹرڈ یا ٹرسٹ قانون کے تحت رجسٹرڈ کیئے گئے ہیں اور محکمہ تعلیم کے ریگکنا ئزڈ ہیں۔ جنرل مشرف کو کہ اس ملک میں سیکولر قوموں کی ترجمانی کرر ہے ہیں، درحقیقت میں ارڈیننس سے 1860 ایکٹ میں نئے ترمیم کے ذریعہ اسلام کے عظیم نظریہ کے لئے قائم اس ملک کی نظریاتی سسٹم کو چلانے والوں اداروں کے کام میں ارباب مدارس اس کو خلل اندازی اور رکاوٹ سمجھتی ہے۔ ذیل میں ہم جنرل پرویز مشرف کا ترمیمی ارڈیننس نمبر x11 مجریہ 2005 کی اصل عبارت پیش کرتے ہیں تا کہ اس پر ارباب مدارس اور احباب علم وتحقیق اپنی رائے قائم کرسکیں۔

AN ORDINANCE

Further to amand the Societies Registration Act,1860,in its application to the Islamabad Capital Territory .

WHEREAS it is expedient further to amand the societies registration act,1860,(XXI of 1860),in its application to the Islamabad Capital Territory for the purposes hereinafter apearing;

And whereas the National Assembly is not in session and the president is satisfied that circumstances exist which render it necessary to take immediate action;

Now ,Therefore ,in exercise of the powers conferred by clause (1) of Article 89 of the Constitution of the Islamic Republic of pakistan, the President is pleased to make and promulgate the following Ordinance:.

1. Short title and commencement:.(1) This Ordinance may be called the Societies Registration (Amendment) Ordinance,2005.(2) It shall come into force at once.

2. Addition of new section,Act XXI of 1860:. in the Societies Registration Act ,1860,(XXI of 1860),after section 20,the following new section shall be added,namely:.

"21.Registration of Deeni Madares :.(1) All Deeni madaris by whatsoever name called shall not be established or operate without being registered under this Act and shall be subject to the provisions of this Act in addition to what is proveded

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

in subsections (2),(3) and (4).

(2) Every Deeni Maddrassah shall submit annual report of its activities and performance to the Registrar.

(3) Every registered Deeni Maddrassah shall maintain accounts of its actual expenses and receipts and annually submit its report to the Registrar. The deeni Maddrassah shall cause to by carried out audit of its accounts by an Auditor and submit its audited accounts to the Registrar.

(4) No Deeni Maddrassah shall teach or publish any literature which promotes militancy or spreads sectarianism or religious hatred .

Explanation:. In this section " Deeni Maddrassah"

Means a religious institution primarily for religious education and includes jamia , Dar-ul- uloom ,Scool , collage or University , or called by any other name , set up for purposes of primarily imparting religious education and providing boarding ad lodging facilities".

Ganeral

Pervez Musharraf President

1860 ترمیمی آرڈیننس 2005ء ﴿اہم نکات﴾

1۔بغیر رجسٹریشن کے تمام دینی مدارس جن کا کوئی بھی نام وصورت ہو کو کام کرنے کی اجازت نہ ہوگی اور نہ ہی ان کے قیام کی اجازت ہوگی۔

2۔تمام دینی مدارس کو سالانہ بنیادوں پر سال میں ہونے والی تمام سرگرمیوں اور سالانہ کارکردگی کی رپورٹ رجسٹرار کو پیش کرنا ہوگی۔

3۔تمام دینی مدارس اپنے حسابات کا مکمل ریکارڈ بنائیں گے جس میں آمدن وخرچ کی رسیدیں رکھنی ہوں گی اور سالانہ بنیادوں پر رجسٹرار کو پیش کرنے کے پابند ہوں گے۔اسی طرح اپنے حسابات کا آڈٹ کسی اُڈٹ کمپنی سے کروا کر اسے رجسٹرار کو پیش کرنے کے پابند ہوں گے۔

4۔کوئی بھی دینی مدرسہ ایسی تعلیم اور ایسا مواد شائع نہ کریگا جس سے عسکریت پسندی کو فروغ ملے یا فرقہ واریت پیدا ہو یا دوسرے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

مذاہب کے بارے میں نفرت پیدا ہو۔

وضاحت:۔ یہاں دینی مدرسہ سے مراد دینی تعلیم کا ہر وہ ادارہ ہے جس میں جامعہ، دارالعلوم، کالج، سکول، یا یونیورسٹی یا اور کوئی صورت ہو اور چاہے اسے کوئی بھی نام دے دیا جائے (جہاں دینی تعلیم دی جاتی ہو)۔

رجسٹریشن ترمیمی آرڈیننس سمیت اسناد، غیر ملکی طلبہ کا اخراج اور انٹر بورڈ کے بارے میں وفاق المدارس العربیہ نے اپنے اراکین کو درجہ ذیل تبصرہ جاری کیا ہے۔ تاکہ صحیح رائے قائم کر کے اس بحران کو حل کیا جاسکے۔

(ا) رجسٹریشن سے متعلق وفاق المدارس العربیہ کی خدشات:۔

ذیل میں وفاق المدارس العربیہ کے ان خدشات کا اظہار کرتے ہیں جو رجسٹریشن سے متعلق ہیں۔

ماضی میں دینی مدارس کی رجسٹریشن کوئی مشکل یا پیچیدہ مسئلہ نہیں رہا۔ 1920ء سے دینی مدارس سوسائٹی ایکٹ 1860ء کے تحت رجسٹرڈ ہوتے آرہے ہیں۔ بعض مدارس نے 1882ء کے ٹرسٹ ایکٹ کے تحت رجسٹریشن کرائی ہے۔ 1994ء میں بے نظیر حکومت نے نامعلوم مصلحتوں کی بنیاد پر عائد کر دی تھی، جو جون 2004ء تک قانوناً اور آج تک عملاً برقرار ہے۔ اسی دوران مدرسہ ایجوکیشن بورڈ آرڈیننس مجریہ 2002ء کے تحت مدارس کی آزادی و خود مختاری سلب اور انہیں مختلف پابندیوں میں جکڑنے کی کوشش کی گئی مگر ''وفاق المدارس العربیہ'' اور اتحاد تنظیمات مدارس دینیہ نے حکومت پر واضح کر دیا کہ وہ رجسٹریشن کے نام پر کسی ایسے قانون اور پابندی کو قبول نہیں کریں گے، جس کا مقصد دینی مدارس کو مفلوج اور بے دست و پا بنانا ہو اور مطالبہ کیا کہ مدارس کی رجسٹریشن 1860ء کے سوسائٹی ایکٹ کے تحت ہی کی جائے۔ حکومت نے دینی مدارس کا یہ مطالبہ ایک حد تک تسلیم کرتے ہوئے سوسائیٹر رجسٹریشن ترمیمی آرڈیننس 2005ء جاری کیا۔ جس میں 21 واں سیکشن دینی مدارس کی رجسٹریشن کے حوالے سے شامل کیا گیا اس ترمیمی آرڈیننس کے بارے میں اہل مدارس کی طرف سے دو آراء سامنے آئیں۔

(ا) اس ترمیمی ارڈیننس کو یکسر مسترد کر دیا جائے اور صرف 1860ء کے سوسائٹی ایکٹ کے تحت ہی رجسٹریشن کرانے کے مؤقف پر قائم رہا جائے۔

(۲) اس ترمیمی آرڈیننس کے متعلق جو ابہام یا تحقیقات ہیں اگر حکومت ان کا ازالہ یا قابل قبول تحریری وضاحت کر دے تو اس ترمیمی آرڈیننس کے تحت رجسٹریشن کے حکومتی فیصلہ کو قبول کر لیا جائے تاکہ حکومت سے محاذ آرائی کا تاثر ختم ہو اور مدارس یکسوئی سے دینی کام کر سکیں۔ اس ارڈیننس کے سیکشن 21 کے تحت کی گئی ترامیم اور ان پر اہل علم کے تحفظات درج ذیل ہیں۔

ذیلی دفعہ ترمیم (ا)۔: (ا) ''تمام دینی مدارس چاہے جس نام سے پکارے جاتے ہوں نہ تو قائم کئے جائیں گے اور نہ ہی کام کریں گے جب تک اس ایکٹ کے تحت رجسٹرڈ نہ ہو۔'' اس شق میں لفظ ''نہ قائم کئے جائیں گے'' سے نئے مدارس کے قیام پر عملاً پابندی سمجھ میں آتی

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ہے۔اس لئے یہ الفاظ (Shall not be established) غیر ضروری ہیں اس لئے کہ جب کوئی مدرسہ قائم نہیں ہوگا تو رجسٹریشن کس چیز کی کرے گا؟ لہٰذا تجویز یہ ہے کہ یہ الفاظ حذف کردیئے جائیں اور یہ دفعہ اس طرح پڑھی جائے۔ ’’کہ تمام دینی مدارس ’’خواہ کسی نام سے پکارے جائیں اپنے آپ کو اس ایکٹ کے تحت لازمی طور پر رجسٹرڈ کرائیں گے۔

ذیلی دفعہ ترمیم (۲) ہر ایک دینی مدرسہ اپنے معمولات اور کارگزاری کی رپورٹ پیش کرے گا۔ ذیلی دفعہ (۲) ترمیم کے بعد اس طرح ہونی چاہیے۔ ’’کہ ہر دینی مدرسہ رجسٹرار کو اپنی سالانہ رپورٹ پیش کرے گا۔ جو وہ اپنے معمول کے مطابق اپنی کارکردگی اور سرگرمیوں کے بارے میں جاری کرتا ہے۔

ذیلی دفعہ ترمیم (۳) ’’ہر ایک مدرسہ اپنے حقیقی اخراجات اور رسیدوں کا حساب رکھے گا۔ اور اس کی سالانہ رپورٹ رجسٹرڈ کو پیش کرے گا۔ ہر مدرسہ آڈیٹر سے اپنے اکاؤنٹ کو آڈٹ کروائے گا۔ ہمارے نزدیک Audited accounts کی بجائے Audit report کا لفظ لکھا جائے اور شق کی مکمل عبارت یہ ہونی چاہیے۔ ’’ہر رجسٹرڈ مدرسہ سالانہ اپنے اکاؤنٹس آڈٹ رپورٹ کی ایک کاپی رجسٹرار کو جمع کرائے گا۔

ذیلی دفعہ ترمیم (۴) کوئی دینی مدرسہ نہ تو ایسی تعلیم دے گا اور نہ ہی ایسا لٹریچر شائع کرے گا۔ جس سے عسکریت فروغ پائے فرقہ واریت یا مذہبی منافرت پھیلے ہمارے نزدیک دفعہ ۲۱ ذیلی نمبر (۴) میں تشریح کا اضافہ ضروری ہے۔ ’’نصاب سے متعلق تقابل ادیان، ائمہ مجتہدین اور ارباب علم کی مختلف آراء کا علمی جائزہ نیز ابواب مغازی کے وہ مضامین جو جہاد کی علمی تحقیق سے متعلق ہوں سیکشن ۲۱ کی شق (۴) سے مستثنیٰ ہوں گے۔ اس سیکشن میں دی گئی دینی مدرسہ کی تعریف پر بھی بعض اہل علم کو اشکال ہے۔ کہ گھروں میں قائم مکاتب بھی اس کی زد میں آجائینگے۔ کیونکہ اس میں کہا گیا ہے کہ دینی مدرسہ سے مراد وہ دینی ادارہ ہے۔ جو بنیادی طور پر مذہبی تعلیم کے لئے ہو خواہ کسی نام سے پکارا جائے۔ مگر اس تعریف کا یہ حصہ قابل غور ہے۔ ’’اور رہائش اور خوراک کی سہولیات مہیا کرے۔‘‘ بظاہر اس تعریف سے نہ صرف گھروں میں قائم مکاتب نکل جاتے ہیں بلکہ ایسے مدارس بھی تعریف میں نہیں آتے جو رہائش اور خوراک کی سہولتیں فراہم نہیں کرتے۔ اہل علم کی دونوں آراء کے ملاحظہ کے بعد ترمیمی آرڈیننس کے تحت رجسٹریشن کرانے یا نہ کرانے کے بارے میں آنجناب کا مدلل مؤقف اور رہنمائی مطلوب ہے۔

(نوٹ ترمیمی آرڈیننس اور اس کے اُردو ترجمہ کی نقل بھی لف ہذا ہے۔

(۲) اسناد:۔ دینی مدارس کی اسناد کے بارے میں سپریم کورٹ کا فیصلہ آپ حضرات کے سامنے آچکا ہوگا۔ اس فیصلہ کے تحت ان اسناد کے حاملین نہ صرف بلدیاتی انتخابات میں حصہ لینے کے اہل نہیں بلکہ آئندہ کسی قسم کے انتخابات میں بھی حصہ نہ لے سکیں گے۔ قومی وصوبائی اسمبلیوں اور سینیٹ کے وہ ارکان جنہوں نے دینی اسناد کی بنیاد پر الیکشن میں حصہ لیا، بھی واقعتاً حکومت کے رحم وکرم پر ہیں۔ حکومت سپریم کورٹ کے فیصلے کی بنیاد پر یا کوئی نیا فیصلہ کروا کر کسی وقت بھی انہیں نا اہل قرار دے سکتی ہے۔ یہ صورت حال اہل

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

مدارس کے لئے انتہائی تشویشناک اور ہماری برسوں کی محنت کے نتیجے میں حاصل ہونے والے ثمرات کے لئے انتہائی خطرناک ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ معاملہ صرف سندات کی حیثیت کا نہیں بلکہ دینی مدارس کی تعلیم اور ان کے مستقبل کا ہے۔ اس فیصلے سے بظاہر دینی اسناد کو عوام کی نظروں میں بے حیثیت و بے وقعت بنایا گیا ہے۔ جو دینی تعلیم کے خلاف سازش کا حصہ معلوم ہوتا ہے۔ اس سلسلہ میں مطلوب مشاورت یہ ہے کہ آیا سپریم کورٹ میں نظر ثانی کی درخواست مفید ہوگی؟ یا حکومت پر سیاسی دباؤ ڈالا جائے کہ وہ میٹرک اور بی اے کی لازمی شرط کے ساتھ ''یا اس کے مساوی تعلیم'' کا اضافہ کرے اور دینی اسناد کی مساوات کو تسلیم کرے۔ جس نوٹیفکیشن میں دینی اسناد کو ایم اے عربی و اسلامیات کے برقرار دیا گیا ہے۔ اس میں ''تدریسی مقاصد کے لئے'' کے الفاظ حذف کرانے پر زور دیا جائے۔

(۳) غیر ملکی طلبہ:۔ غیر ملکی طلباء کو ملک بدر کرنے کا فیصلہ بھی آپ حضرات کے سامنے آچکا ہے۔ صدر مملکت نے ۲۷ دسمبر ۲۰۰۱ء کو ''اتحاد تنظیمات مدارس دینیہ پاکستان'' کے وفد کو یقین دہانی کرائی تھی کہ مکمل سفری دستاویزات رکھنے والے غیر ملکی طلباء کو ڈی پورٹ نہیں کیا جائیگا۔ موجودہ اقدام اس یقین دہانی سے متصادم ہے۔ اس سلسلہ میں ہماری کاوشوں کے نتیجے میں ۳۰ ستمبر ۲۰۰۵ء تک غیر ملکی طلباء کو رہنے کی اجازت ملی ہے تاکہ وہ سالانہ امتحان میں شریک ہوسکیں۔ مگر اب یہ وقت ختم ہو رہا ہے۔ اس لئے ہمارا مطالبہ ہے۔ کہ کسی قسم کی قانون شکنی نہ کرنے اور مکمل سفری دستاویزات رکھنے والے طلباء کو ڈی رپورٹ کرنے کے فیصلے پر نظر ثانی فرمائی جائے۔ اس حکومتی فیصلے کو واپس کرانے کے لئے کیا اقدامات کئے جائیں؟

(۴) انٹر مدرسہ بورڈ:۔ اس سلسلہ میں تازہ ترین صورت حال یہ ہے۔ کہ حکومت نے ''انٹر مدرسہ بورڈ'' کے قیام کے حوالے سے درج ذیل تجاویز دی ہیں۔

1۔ پانچوں وفاق / تنظیمات دینی تعلیم کے مقاصد کے لئے بطور بورڈ تسلیم کئے جائیں گے۔ اس طرح یہ بورڈ: (۱) مدارس کا الحاق کرسکیں گے۔ (۲) دینی تعلیم کا نصاب مقرر کرسکیں گے۔ (۳) دینی تعلیم کے امتحانات منعقد کریں گے۔ جن میں تیاری پرچہ جات، امتحان لینا، پرچوں کی پڑتال اور سندات کا اجراء شامل ہیں۔ (تاہم دینی تعلیم کے نصاب کا مشاہدہ انٹر مدرسہ بورڈ کرے گا)

2۔ انٹر وفاق بورڈ:۔ (۱) نصاب مقرر کرنا (جو کہ ملک میں قائم دیگر بورڈ آف سیکنڈری ایجوکیشن کے جنرل ایجوکیشن کے مطابق ہوگا) (۲) جنرل ایجوکیشن کے امتحانات کا انعقاد، جس میں تیاری سوالیہ پرچہ جات، امتحانات لینا، پڑتال پرچے اور اجراء اسناد شامل ہیں۔

3۔ اسناد انٹر وفاق بورڈ جاری کرے گا۔ جن میں اس وفاق کا نام نمایاں ہوگا۔ جس سے طالب علم کا تعلق ہو۔

4۔ مہتمم وفاق المدارس العربیہ سرٹیفکیٹ پر دستخط کرے گا۔ (اختیاری) لیکن اصل (بڑے) دستخط کنٹرولر انٹر وفاق بورڈ کے ہوں گے۔

5۔ دینی تعلیم میں حاصل کردہ نمبرات عصری سرٹیفکیٹ کے مضامین اسلامک اسٹڈیز / اسلامیات کی موزونیت سے تجویز کئے جائیں گے۔ بورڈ میں حکومتی ارکان کی تعداد زیادہ اور وفاقوں کے نمائندوں کی تعداد کم ہوگی۔ بظاہر اس ''انٹر مدرسہ بورڈ'' کا مقصد مدارس کو کنٹرول میں لانا اور ان کے تعلیمی نظام میں مداخلت کرنا معلوم ہوتا ہے۔ ہمارا اب تک مطالبہ یہ رہا ہے۔ کہ تمام ''وفاقوں'' کو الگ الگ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

بورڈ کا درجہ دیا جائے اور عصری مضامین کا نصاب طے کرنے کے لئے حکومتی اور وفاقوں کے نمائندوں پر مشتمل ایک کمیٹی تشکیل دی جائے۔تمام ''وفاق'' اسی نصاب کے تحت امتحان لیں گے۔اور اسناد کا اجراء خود کریں گے۔حکومت کو ان اسناد کی قانونی حیثیت تسلیم کرنی چاہیئے۔''انٹر مدرسہ بورڈ'' سے متعلق ہمارے اور حکومتی مؤقف کے درمیان خلیج کو دور کرنے کے لئے آپ کی آراء وتجاویز بھی مطلوب ہیں۔

مدارس کے وفاقوں کو بحیثیت خود مختار بورڈ تسلیم کرنے کی تجویز:

ملک کا آئین جہاں خود مختار تعلیمی اداروں کے قیام کا اجازت دے رہا ہے اور اس کے تحت حکومت اور پرائیویٹ سطح پر مختلف تعلیمی بورڈ، کالجز، انسٹیٹیوٹس اور یونیورسٹیاں قائم ہیں۔تو حکومت مدرسہ عربیہ کے اب تک عملی قائم ہر ایک وفاق اور تنظیم کو خود مختار ڈگری اجراء اداروں کی حیثیت دے۔آغا خان بورڈ جس کے بارے میں پوری قوم اور صوبائی حکومتوں نے بھی خدشات کا اظہار کیا ہے اگر ان کو یہ حیثیت حاصل ہے تو ان مدارس کے پانچ وفاقوں کو بھی بورڈ کی حیثیت دلانا ان کا آئینی حق بنتا ہے۔جہاں عصری مضامین شامل کرانے کا سوال ہے تو اُن مدارس میں میٹرک تک انگریزی، مطالعہ پاکستان، ریاضی اور اُردو کے مضامین با قاعدہ پڑھائے جاتے ہیں اور یہ وفاق ان کا امتحان لیتا ہے، ان کے ہاں متوسطہ مڈل کے برابر، ثانویہ عامہ میٹرک کے برابر، ثانویہ خاصہ ایف۔اے کے برابر، عالیہ بی۔اے کے برابر اور عالمیہ ایم۔اے کے برابر ہے۔ان کے پرائیویٹ امتحان دلانے پر پابندی ہے صرف با قاعدہ زیر تعلیم طالب علم کا امتحان کے لئے داخلہ قبول کیا جاتا ہے۔

میں تو خود وفاق المدارس العربیہ بحیثیت رکن عاملہ وشوریٰ اور صدر نصاب کمیٹی وابستہ ہوں۔یہاں امتحانات اور سرپرستی کا صحیح مضبوط انتظام قائم ہے وہ حکومت کے ہاں مفقود ہے۔نہ کبھی ان کا پرچہ اوٹ ہوتا ہے اور نہ ہی نقل کی گنجائش رہتی ہے۔بلکہ وفاق المدارس کے درجہ عالیہ پاس طالب علم سولہ سال نصاب مکمل کر چکا ہوتا ہے اور ان کے دماغ میں علوم کا ایک خزینہ محفوظ ہوتا ہے۔جو کہ ان کی اہلیت اور قابلیت اور بہتر کامیاب نظام کی دلیل ہے۔لہذا حکومت اس بحران کو فوری طور پر ختم کرنا چاہتی ہے تو ان وفاقوں کو خود مختار اداروں کی حیثیت دے کر ان کے جمیع اسناد کو تسلیم کیا جائے۔عصری اور دیگر جملہ مضامین کا وفاق خود امتحان لیں اور خود اسناد جاری کریں۔یہ حکومت اور ارباب مدارس دونوں کے مفاد میں ہے۔

المباحث الاسلامیہ جو کہ ایک دینی علمی ترجمان رسالہ ہے۔اور وفاق المدارس العربیہ کا رکن ادراہ ہے۔جس کے ذریعے ہم قارئین کے استفادہ کے لئے معلومات اور اس سلسلے میں اپنی رائے قائم کرنے کی استدعاء کرتے ہیں۔تاکہ ایک صحیح رائے قائم کر کے دین اسلام کے لئے حصن حصین کا تحفظ کر سکے۔اور نظریہ اسلام کی تبلیغ واشاعت کو تحفظ اور یہ سلسلہ قائم اور جاری رہ سکے۔ارباب علم سے گذارش ہے، کہ وہ اس سلسلے میں خصوصی بیداری کا مظاہرہ کریں۔اور مدارس کو درپیش مسائل کا حل تلاش کریں۔واجرکم من اللہ

رئیس التحریر (مولانا) سید نصیب علی شاہ الہاشمی

© rasailojaraid.com